وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ
حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ
اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾
وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ
هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾

﴿111﴾ اگر ہم ان کے خود ساختہ مطالبے پورے کرتے ہوئے ان کی بات مان لیتے، ان پر فرشتے نازل کرتے جن کا وہ مشاہدہ کرتے، مردے ان سے کلام کرتے اور انھیں آپ کے لائے ہوئے دین کی صداقت کی خبر دیتے اور ہم ان کے تمام مطالبات پورے کر کے ہر چیز ان کے سامنے اکٹھی کر دیتے جنھیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو بھی وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان نہ لاتے، سوائے ان کے جنھیں اللہ ہدایت دینا چاہتا لیکن ان کے اکثر لوگ اس بات سے جاہل ہیں، اس لیے وہ اللہ سے التجا ہی نہیں کرتے کہ وہ انھیں ہدایت کی توفیق دے۔

﴿112﴾ جس طرح ہم نے ان مشرکوں کی دشمنی کی وجہ سے آپ کو آزمائش میں ڈالا ہے، اسی طرح آپ سے پہلے ہر نبی کو آزمایا، چنانچہ ہم نے ہر نبی کے سرکش انسانوں اور سرکش جنوں میں سے دشمن بنائے۔ وہ ایک دوسرے کو وسوسے ڈالتے رہتے اور ان کے لیے باطل خوشنما بنا کر پیش کرتے رہتے تاکہ وہ انھیں دھوکا دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ وہ ایسا نہ کریں تو وہ ایسا نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے ایسا چاہا ہے، لہٰذا آپ انھیں اور جو کفر و باطل وہ گھڑتے ہیں، اسے ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کی پروا نہ کریں۔

﴿113﴾ اور اس لیے بھی کہ جو وسوسے وہ ایک دوسرے کو ڈالتے ہیں، اس کی طرف ان لوگوں کے دل بھی مائل ہو جائیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اسے قبول کر کے اپنے لیے پسند کر لیں اور جن نافرمانیوں اور گناہوں کے وہ مرتکب ہو رہے ہیں، ان کا اچھی طرح ارتکاب کر لیں۔

﴿114﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ غیر کی عبادت کرتے ہیں: کیا عقل اس کو مانتی ہے کہ میں اپنے اور تمھارے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اللہ کے علاوہ کسی اور کو قبول کروں؟ جبکہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تم پر ہر چیز پوری طرح کھول کر بیان کرنے والا قرآن نازل کیا اور یہود جنھیں ہم نے تورات دی اور نصاریٰ جنھیں ہم نے انجیل دی، سب جانتے ہیں کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن حق پر مبنی ہے کیونکہ اس کے برحق ہونے کی دلیل ان دونوں کی کتابوں میں موجود ہے، لہٰذا آپ اس کے بارے میں ہرگز شک نہ کریں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے۔ ﴿115﴾ قرآن مجید کے بیان کیے ہوئے اقوال اور خبریں انتہائی صداقت پر مبنی ہیں۔ اللہ کے کلمات کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے اور جاننے والا ہے، لہٰذا ان کے اقوال میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہتی اور جو اس کے کلمات تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اسے جلد سزا دے گا۔ ﴿116﴾ اے رسول (ﷺ)! بفرضِ محال اگر آپ زمین میں موجود لوگوں کی اکثریت کے پیچھے چل پڑیں تو وہ آپ کو اللہ کے دین سے بھٹکا دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور رہا ہے کہ حق تھوڑے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ لوگوں کی اکثریت بے دلیل گمانوں ہی کی پیروکار رہتی ہے، جیسے انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ان کے معبود انھیں اللہ کے زیادہ قریب کرتے ہیں، حالانکہ ان کا یہ گمان جھوٹ پر مبنی ہے۔

﴿117﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ لوگوں میں سے کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ اس راہ کی طرف ہدایت پانے والوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اس بارے میں کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

﴿118﴾ اے لوگو! ذبح کے وقت جس پر اللہ کا نام لیا جائے، اسے کھالو اگر تم اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل پر حقیقی ایمان رکھتے ہو۔

فوائد: ❀ بندے کا سب سے بڑا ہدف حق کی پیروی ہونا چاہیے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ راہوں کے ذریعے سے تلاش کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کی پیروی میں اپنے رب سے مدد کی امید رکھے۔ خود اپنی ذاتی صلاحیتوں اور قوت و طاقت پر بالکل اعتماد نہ کرے۔ ❀ ایمان دار اہلِ علم کی قلیل تعداد کے ساتھ قرآن مجید کا انصاف دیکھیے کہ اس نے جہالت اور گمراہی کی نسبت اکثریت کی طرف کی ہے۔ ❀ مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کے انسانوں اور جنوں میں سے دشمن ظاہر کرتا ہے کیونکہ حق کی پہچان تبھی ہو سکتی ہے جب اس کے مدِمقابل باطل ہو۔ ❀ قرآن کی خبریں صداقت پر مبنی ہیں اور اس کے احکام عادلانہ ہیں۔ اس کی دی ہوئی کوئی خبر خلافِ واقع ثابت نہیں ہوئی اور نہ اس کے احکام میں سے کوئی حکم حق کے مخالف ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ
لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ
لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا
يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا
يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ
اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

14 ع 11 1

وقف لازم - وقف منزل

(119) اے ایمان والو! تمھیں کون سی چیز روک رہی ہے کہ تم ان جانوروں کو کھاؤ جن پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو حرام کیا ہے اسے تمھارے لیے بیان کر دیا ہے، لہٰذا تم پر اس کا چھوڑنا ضروری ہے الا یہ کہ انتہائی مجبوری ہو کیونکہ مجبوری حرام کے استعمال کو جائز اور حلال بنا دیتی ہے۔ اکثر مشرک جہالت میں اپنی فاسد آراء کی وجہ سے اپنے پیروکاروں کو حق سے دور کرتے ہیں۔ اللہ نے جو مردار وغیرہ ان پر حرام قرار دیے ہیں، وہ انھیں حلال قرار دیتے ہیں اور جو بحیرہ، وصیلہ اور حام وغیرہ اللہ نے ان کے لیے حلال ٹھہرائے ہیں، انھیں حرام قرار دیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو زیادہ بہتر جانتا ہے اور وہ جلد انھیں اپنی حدود پامال کرنے کی سزا دے گا۔

(120) اے لوگو! علانیہ اور خفیہ طریقے سے گناہ کرنا چھوڑ دو۔ بلاشبہ جو لوگ خفیہ یا علانیہ طور پر گناہ کرتے ہیں، اللہ جلد انھیں ان کی کمائی کا بدلہ دے گا۔

(121) اے مسلمانو! جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، وہ نہ کھاؤ، خواہ غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔ بلاشبہ اس کا کھانا اللہ کی اطاعت سے نکلنا اور اس کی نافرمانی میں پڑنا ہے۔ بلاشبہ شیاطین اپنے دوستوں کو وسوسوں کے ذریعے سے شبہ ڈالتے ہیں تاکہ وہ مردار کھانے کے بارے میں تم سے بحث مباحثہ کریں۔ اے مسلمانو! اگر تم نے ان کے شبہات میں آ کر ان کی بات مان لی اور مردار کھانے کو جائز سمجھ لیا تو تم بھی ان کی طرح مشرک ہو جاؤ گے۔

(122) کیا بھلا وہ شخص جو اللہ کے ہدایت دینے سے پہلے کفر و جہالت اور گناہوں کی وجہ سے مردہ تھا، پھر ہم نے اسے ایمان، علم اور اطاعت کی ہدایت دے کر زندہ کیا، ایسے شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو کفر و جہالت اور نافرمانیوں کی تاریکیوں میں ایسا غرق ہے کہ وہاں سے نکل ہی نہیں سکتا۔ اس کے لیے راستوں کی شناخت دشوار کر دی گئی اور اس پر ساری راہیں مسدود ہو گئیں؟! جس طرح ان مشرکوں کے لیے شرک، مردار کھانا اور باطل باتوں کے ذریعے جھگڑنا خوشنما بنا دیا گیا ہے، اسی طرح کافروں کے لیے ان کے گناہ جو وہ کر رہے ہیں، مزین کر دیے گئے ہیں تاکہ قیامت کے دن دردناک عذاب کی صورت میں انھیں بدلہ دیا جائے۔

(123) جس طرح مشرکینِ مکہ کے بڑے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں، اسی طرح ہم نے ہر بستی کے رئیسوں اور بڑوں کو جرائم پیشہ بنایا جو شیطان کے راستے کی دعوت دینے اور رسولوں اور ان کی پیروی کرنے والوں سے جنگ کرنے کے لیے مکر و فریب اور سازشیں کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی چالیں اور سازشیں انھی پر الٹ پڑتی رہیں لیکن وہ اپنی جہالت اور خواہشات کے پجاری ہونے کی وجہ سے اس کا ادراک نہ کر سکے۔

(124) جب ان کافروں کے چودھریوں اور بڑوں کے پاس ان نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان انبیاء جیسی نبوت و رسالت عطا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا حق دار کون ہے، اس کا بوجھ کون اٹھا سکتا ہے اور یہ ذمہ داری کون ادا کر سکتا ہے، چنانچہ وہ اسے نبوت و رسالت کے لیے چن لیتا ہے۔ ان سرکشوں کو حق سے تکبر کرنے کی وجہ سے جلد ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنی سازشوں کی وجہ سے سخت عذاب سہنا پڑے گا۔

فوائد: ❀ چیزوں اور کھانوں کا اصل حکم یہ ہے کہ وہ مباح اور حلال ہیں اور ان میں سے جس چیز کو حرام قرار دینے کا کوئی شرعی حکم وارد نہیں ہوا، وہ جائز ہی رہے گی۔

❀ ہر وہ شخص جو علم کے بغیر دین کے مسائل میں گفتگو کرے یا لوگوں کو کسی ایسی چیز کی طرف بلائے جس کے حق یا باطل ہونے کا اسے خود علم نہ ہو تو وہ شخص زیادتی کرنے والا اور اپنے آپ پر اور لوگوں پر ظلم کرنے والا ہے۔ اسی طرح جو شخص فتوے کی اہلیت نہیں رکھتا لیکن فتویٰ دیتا ہے تو وہ بھی ظالم ہے۔

❀ مومن صرف اپنی ذات کے لیے مفید نہیں ہوتا بلکہ اس کا نفع دوسرے لوگوں کو بھی ہوتا ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا
يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۵ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۲۶ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۷ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ
اَوْلِيٰۗؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۲۸ وَكَذٰلِكَ
15 ع 8 2 نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۲۹ ع
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۱۳۰

125 سو اللہ تعالیٰ جس شخص کو ہدایت کے راستے کی توفیق دینے کا ارادہ کرتا ہے، اس کا سینہ کشادہ کر دیتا اور اسے قبولِ اسلام کے لیے آمادہ کر دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا اور گمراہ کرنے اور ہدایت کی توفیق نہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ حق قبول کرنے سے نہایت تنگ کر دیتا ہے بالکل اس طرح جیسے کوئی شخص ازخود آسمان پر چڑھنا چاہے تو اس کے لیے ناممکن ہے، اسی طرح جس کا سینہ تنگ ہو، اس کے دل میں حق کا داخل ہونا ناممکن ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس گمراہ شخص کو سخت گھٹن میں مبتلا کیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے۔

126 اے رسول (ﷺ)! یہ دین جو ہم نے آپ کے لیے متعین کیا ہے، وہی اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ یقیناً ہم نے ہر اس شخص کے لیے یہ آیات کھول کر بیان کر دی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھنے کی سوجھ بوجھ اور شعور رکھتا ہے۔

127 ان کے لیے عظیم گھر ہے جس میں وہ ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہیں گے اور وہ گھر جنت ہے۔ جو نیک اعمال وہ کرتے رہے ہیں، ان کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان کا مددگار اور مؤید ہے۔

128 اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب اللہ تعالیٰ تمام جنوں اور انسانوں کو اکٹھا کرے گا، پھر ان سے کہے گا: اے جنوں کے گروہ! تم نے انسانوں میں سے بہت زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا اور انھیں اللہ کی راہ سے روکا۔ ان کے پیروکار انسان اپنے رب کو جواب دیں گے: اے ہمارے رب! ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے فائدے اٹھائے۔ جنوں نے انسان کو اپنا پیروکار بنا کر فائدہ اٹھایا اور انسانوں نے اپنی شہوات کی تکمیل کے لیے جنوں سے فائدہ لیا۔ اب ہم اس میعاد تک آ پہنچے ہیں جو تو نے ہمارے لیے معین کی، یعنی یہ قیامت کا دن آ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آگ تمھارا ٹھکانا ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے مگر جتنی مدت اللہ چاہے گا، وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے اور یہ مدت قبروں سے اٹھنے سے لے کر جہنم میں جانے تک کی ہے اور اسی مدت کا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہمیشہ جہنم میں رہنے سے استثنا کیا ہے۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب اپنی تقدیر وتدبیر میں کمال حکمت والا ہے، وہ اپنے بندوں کا خوب علم رکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان میں سے کون عذاب کا مستحق ہے۔

129 جس طرح ہم نے کئی سرکش جنوں کو بعض لوگوں کا دوست بنایا اور ان پر مسلط کیا تاکہ وہ انھیں گمراہ کریں، اسی طرح ہم ہر ظالم کو ایک ظالم کا دوست بنا دیتے ہیں جو اسے شر پر آمادہ کرتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور اسے خیر وبھلائی سے متنفر کرتا ہے اور نیکی کو اس کی نظر میں حقیر کر دیتا ہے۔ یہ ان نافرمانیوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔

130 ہم قیامت کے دن ان سے کہیں گے: اے انسانوں اور جنوں کے گروہ! کیا تمھارے پاس تمھاری جنس، یعنی انسانوں میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمھارے سامنے اس کلام کی تلاوت کرتے تھے جو ان پر اللہ تعالیٰ نے اتارا اور تمھیں قیامت کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، آج ہم اپنے نفسوں کے خلاف یہ اقرار کرتے ہیں کہ تیرے رسولوں نے ہم تک تیرا پیغام پہنچایا اور ہم اس دن کی حاضری کا بھی اقرار کرتے ہیں، لیکن ہم نے تیرے رسولوں کو جھٹلایا اور اس دن کی ملاقات کو بھی غلط کہا۔ دنیا کی زندگی کی زیب وزینت، ختم ہونے والی نعمتوں اور رونقوں نے انھیں دھوکے میں مبتلا کر دیا۔ وہ اپنے خلاف یہ تسلیم کریں گے کہ وہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے تھے۔ ان کا یہ اقرار اور ایمان انھیں ہرگز کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ اس کا وقت گزر چکا ہوگا۔

فوائد: ❀ گمراہی اور ہدایت کے بارے میں اللہ کی سنت یہ ہے کہ ان کا خالق وموجد اللہ تعالیٰ ہے، تاہم یہ دونوں اللہ کی مشیت وارادے کے بعد بندے کا اپنا فعل ہیں جس میں وہ خود مختار ہے۔

❀ اہلِ ایمان سے اللہ تعالیٰ کی دوستی ان کے نیک اعمال کے حساب سے ہوتی ہے۔ نیک اعمال جس قدر زیادہ ہوں گے، اللہ کی ان سے دوستی بھی زیادہ ہوگی اور اس کے برعکس برے اعمال جتنے زیادہ ہوں گے، اللہ سے دوری بھی اسی قدر زیادہ ہوگی۔

❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ وہ ہر ظالم کو اس جیسا ظالم دوست دیتا ہے جو اسے شر کی طرف دھکیلتا اور برائی پر آمادہ کرتا ہے اور خیر وبھلائی کی حقارت اور نفرت اس کے دل میں بٹھاتا ہے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
غٰفِلُوْنَ ﴿131﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿132﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ
اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿133﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ
لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿134﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿135﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا
هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَاۗىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ
لِشُرَكَاۗىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ
يَصِلُ اِلٰى شُرَكَاۗىِٕهِمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿136﴾ وَكَذٰلِكَ
زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
شُرَكَاۗؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ
وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿137﴾

(131) جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بھیج کر یہ حجت قائم کی گئی تاکہ کسی کو اس کے جرم پر اس وقت تک سزا نہ ہو جب تک اس کی طرف رسول نہ بھیج دیا جائے اور اسے دعوت نہ پہنچ جائے۔ ہم کسی امت کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک ان کی طرف رسول نہ بھیج دیں۔

(132) ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہوں گے۔ زیادہ اور تھوڑے شر والا برابر نہیں ہوں گے اور نہ پیروی کرنے والا اور جس کی پیروی کی گئی، وہ ایک درجے میں ہوں گے۔ اسی طرح نیک اعمال کرنے والوں کا ثواب بھی برابر نہیں ہوگا۔ جو عمل وہ کر رہے ہیں، آپ کا رب ان سے غافل نہیں بلکہ اسے سب پتہ ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں اور وہ عنقریب انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(133) اے رسول! آپ کا رب اپنے بندوں سے بے نیاز ہے۔ وہ ان کا محتاج ہے نہ اسے ان کی عبادت کی ضرورت ہے اور نہ ان کے کفر سے اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ بندوں سے بے نیازی کے باوجود وہ ان پر رحمت کرنے والا ہے۔ اے نافرمانو! اگر وہ تمھیں ہلاک کرنا چاہے تو اپنا عذاب بھیج کر تمھاری نسل ہی ختم کر دے اور تمھاری ہلاکت کے بعد اپنے جو بندے چاہے، پیدا کرے جو اس پر ایمان لانے والے اور فرمانبردار ہوں جیسا کہ اس نے تمھیں دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا کیا جو تم سے پہلے تھے۔

(134) اے کافرو! جس حساب کتاب، عذاب، دوبارہ اٹھائے جانے اور حشر میں اکٹھے کیے جانے کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وہ لازماً آنے والا ہے اور تم اپنے رب سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ وہ تمھیں تمھاری پیشانیوں سے پکڑ کر اپنے عذاب کا مزہ چکھانے والا ہے۔

(135) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے میری قوم! اب اپنے طریقے اور اس کفر اور گمراہی پر اڑے رہو جس پر تم چلے آ رہے ہو۔ میں نے واضح طور پر اللہ کا پیغام پہنچا کر تمھارا عذر ختم کر دیا ہے اور تم پر حجت قائم کر دی ہے۔ مجھے اب تمھارے کفر اور گمراہی کی کوئی پروا نہیں بلکہ میں تو جس حق پر ہوں، اسی پر قائم رہوں گا۔ تم بہت جلد جان لوگے کہ دنیا میں کس کی مدد ہوتی ہے، زمین کا وارث کون بنتا ہے اور آخرت کا گھر کسے ملتا ہے۔ بلاشبہ مشرک نہ دنیا میں کامیاب ہوں گے اور نہ آخرت میں، بلکہ ان کا انجام خسارہ ہی خسارہ ہے، خواہ وہ دنیا میں تھوڑا بہت جو فائدہ اٹھا رہے ہیں، وہ اٹھا لیں۔

(136) مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایک اور نیا کام گھڑ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کھیتیوں اور جانوروں میں سے اللہ کے لیے ایک حصہ مقرر کر لیا۔ اس کے بارے میں انھوں نے کہا کہ یہ حصہ اللہ کے لیے ہے اور دوسرے حصے کے بارے میں کہا کہ یہ ان کے معبودوں اور آستانوں کے لیے ہے۔ جو حصہ انھوں نے اپنے شریکوں کے لیے خاص کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ مصارف، جیسے فقراء و مساکین وغیرہ پر خرچ نہیں ہو سکتا اور جو حصہ اللہ کے لیے خاص کیا ہے، اسے اپنے بتوں اور آستانوں کی مصلحت کے لیے خرچ کر لیتے ہیں۔ خبردار! ان کا یہ فیصلہ اور تقسیم نہایت بری ہے۔

(137) جس طرح یہ غیر منصفانہ فیصلہ اور تقسیم شیطان نے مشرکوں کے لیے خوشنما بنا دی ہے، اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شیاطین شریکوں نے فقر کے ڈر سے ان کا اپنی اولاد کو قتل کرنا بھی خوشنما بنا دیا ہے تاکہ انھیں ایسی جان کے ناحق قتل میں مبتلا کر کے تباہ کر دیں جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ اور ایسا انھوں نے اس لیے بھی کیا ہے تاکہ ان کا دین اس طرح گڈمڈ کر دیں کہ انھیں جائز و ناجائز کی تمیز ہی نہ رہے۔ اگر اللہ چاہتا کہ وہ ایسے نہ کریں تو وہ نہ کرتے لیکن اس نے اپنی کمال حکمت سے ایسا چاہا، لہٰذا اے رسول! ان مشرکوں کو اور ان کے اللہ پر جھوٹ گھڑنے کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں۔

فوائد: ❀ نیکی اور بدی میں لوگوں کے مختلف مراتب کا تقاضا ہے کہ ثواب اور سزا پانے میں بھی ان کے درجات مختلف ہوں۔

❀ شیطان کی پیروی انسان کو فطرت سے پھیر دیتی ہے حتی کہ وہ نہایت برے کاموں کو بھی اچھا سمجھنا شروع کر دیتا ہے، جیسے اولاد کو قتل کرنا اور بتوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دینا۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ
نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ
لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ
خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ
مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ
ع 16 11 3 ۔ الربع قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ
جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ ۙ وَ
مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾

(138) ان مشرکوں نے کہا: یہ جانور اور کھیتیاں ممنوع ہیں، یعنی ان سے صرف وہ کھا سکتا ہے جسے وہ اپنے خیال کے مطابق اجازت دیں۔ وہ یہ جھوٹ گھڑتے ہیں کہ ان سے صرف بتوں کے مجاور وغیرہ ہی کھا سکتے ہیں۔ اور بحیرہ، سائبہ اور حام مویشیوں پر سواری کرنا حرام ہے، ان سے بار برداری کا کام لینا بھی ناجائز ہے۔ تیسری قسم ان جانوروں کی ہے جنھیں ذبح کرتے وقت وہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے۔ انھیں صرف بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ ان ساری خود ساختہ صورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کا حکم ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اس جھوٹ کے سبب عذاب دے گا۔

(139) اور ان مشرکوں نے کہا: ان سائبہ اور بحیرہ جانوروں کے پیٹ کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو ہمارے مردوں کے لیے حلال ہے اور ہماری عورتوں کے لیے حرام ہے۔ اگر ان کے پیٹ کا بچہ مردہ پیدا ہو تو پھر مرد اور عورتیں سب کھا سکتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اس قول کی قرار واقعی سزا دے گا۔ بلاشبہ وہ اپنی مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے والا اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے اور اسے ان کا خوب علم ہے۔

(140) یقیناً وہ لوگ ناکام اور تباہ ہو گئے جنھوں نے اپنی کم عقلی اور جہالت کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ نے جو مویشی انھیں رزق کے طور پر عطا فرمائے، انھیں نہ صرف حرام قرار دیا بلکہ جھوٹ بولتے ہوئے حرام کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی۔ وہ سیدھی راہ سے بہت دور چلے گئے ہیں اور وہ راہِ راست پر آنے والے نہیں ہیں۔

(141) اللہ تعالیٰ ہی نے دو طرح کے باغات پیدا کیے: ایک وہ جو تنے کے بغیر زمین پر بچھے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو تنے والے اور بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی نے کھجور کے درخت اور کھیتیاں پیدا کیں جن کے پھل شکل و ذائقہ میں مختلف اور طرح طرح کے ہیں۔ وہی ذات ہے جس نے زیتون اور انار پیدا کیے جن کے پتے ملتے جلتے اور ان کے پھل ذائقے میں مختلف ہیں۔ اے لوگو! جب یہ درخت پھل دیں تو ان کا پھل کھاؤ اور اسے کاٹنے کے دن اس کی زکاۃ ادا کرو اور کھانے پینے اور خرچ کرنے میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے، خرچ کرنے اور دیگر امور میں اپنی حدود سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ انھیں ناپسند کرتا ہے۔ جس ذات نے یہ سارا کچھ پیدا کیا ہے، اسی نے اسے اپنے بندوں کے لیے مباح اور حلال قرار دیا، لہٰذا مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ اسے حرام قرار دیں۔

(142) اور اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے کچھ مویشی ایسے پیدا کیے جو بوجھ لادنے کے لیے ہیں، جیسے بڑے اونٹ اور کچھ ایسے ہیں جو اس کے لیے مناسب نہیں، جیسے چھوٹے اونٹ (بچے) اور بکریاں وغیرہ۔ اے لوگو! اللہ نے تمھیں ان اشیاء کی صورت میں جو حلال رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور مشرکوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے کر شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ اے لوگو! شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے جو چاہتا ہے کہ اس بارے میں تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی مذمت کرتے ہوئے ان کی سات خامیاں بیان کی ہیں: ناکامی، بیوقوفی، جہالت، اللہ کے رزق کو حرام قرار دینا، اللہ پر جھوٹ باندھنا، گمراہی اور ہدایت نہ پانا۔ ان سات امور میں سے ہر ایک مذمت کا مستقل سبب ہے۔

❀ خواہشاتِ نفس، اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کو حرام اور حرام کیے ہوئے کو حلال قرار دینے کا بڑا سبب ہیں۔

❀ کھیتی اور پھلوں کی زکاۃ ان کی کٹائی کے وقت فرض ہے، لیکن زکاۃ ادا کرنے سے پہلے اس سے کھانا جائز ہے اور اسے زکاۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

❀ پاکیزہ چیزوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے لیکن کھانے پینے میں اور خرچ کرنے میں اسراف، فضول خرچی اور حد سے تجاوز جائز نہیں۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ
قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ ۙ
وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ 17 ع 4 4
مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ
دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ
ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ
اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ
بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

(143) اللہ نے تمھارے لیے مویشیوں کی آٹھ قسمیں پیدا کیں۔ بھیڑ میں دو قسمیں، یعنی نر اور مادہ اور بکری میں بھی نر اور مادہ دو قسمیں۔ اے رسول! ان مشرکوں سے پوچھیں: کیا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے دونوں نر مذکر ہونے کی وجہ سے حرام کیے ہیں؟ اگر وہ کہیں کہ ہاں، تو ان سے پوچھیں: پھر تم مادہ کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ یا اس نے دونوں مادہ کو ان کے مؤنث ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے؟ اگر وہ کہیں: ہاں، تو انھیں کہیں: پھر تم دونوں نروں کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ یا اس نے اس کو حرام کیا ہے جو دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہوں اور اس کی وجہ پیٹ میں ہونا ہے؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیں تو ان سے پوچھیں: پھر تم مادہ کے پیٹوں میں جو کچھ ہے، اس میں فرق کیوں کرتے ہو کہ کبھی اس کا نر بچہ حرام قرار دیتے ہو اور کبھی مؤنث بچہ، ایسا کیوں ہے؟ اے مشرکو! مجھے بتاؤ، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ یہ حرام کیا جانا اللہ کی طرف سے ہے تو اس کی کوئی ٹھوس دلیل کہاں ہے؟

(144) آٹھ قسموں کی بقیہ یہ ہیں: اونٹوں کا نر اور مادہ کا جوڑا اور گائے کا جوڑا۔ اے رسول! ان مشرکوں سے پوچھیں: کیا اللہ نے انھیں نر ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے یا مادہ ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے یا مادہ کے پیٹ میں ہونے کی وجہ سے حرام کیا ہے؟ اے مشرکو! کیا تمھارے خیال کے مطابق تم وہاں موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان مویشیوں کو جنھیں تم نے حرام کیا ہے، حرام کرنے کا حکم دیا؟! سو اس شخص سے بڑا ظالم اور مجرم کوئی نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑے اور ایسی چیز کی حرمت اللہ کی طرف منسوب کرے جسے اس نے حرام نہیں کیا تاکہ بغیر مستند علم اور پکی بات کے لوگوں کو سیدھے راستے سے بھٹکائے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو اللہ پر جھوٹ گھڑنے کی وجہ سے ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

(145) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو وحی کی ہے، میں تو اس میں کسی چیز کو حرام نہیں پاتا سوائے اس کے جو ذبح کیے بغیر مر جائے یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو تو بلاشبہ وہ نجس اور حرام ہے، یا جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، جیسے بتوں کے نام کا ذبیحہ، پھر جو شخص مجبور ہو جائے کہ شدتِ بھوک سے اسے ان حرام چیزوں میں سے کھانا پڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ لذت کے حصول کے لیے نہ کھائے اور ضرورت کی حد سے تجاوز بھی نہ کرے۔ اے رسول! آپ کا رب مجبوری کی حالت میں کھانے والے کو خوب معاف کرنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس امت پر حرام کیے گئے جانوروں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی وہ بھی بیان کر دیا جو اس نے یہود کے لیے حرام کیا تھا تاکہ واضح ہو جائے کہ مشرکوں نے جو کچھ حرام قرار دے رکھا ہے، وہ اللہ کا حکم ہے نہ اس کی کوئی ٹھوس دلیل ہے۔ وہ صرف شیطان کے اشاروں پر ناچتے ہیں، چنانچہ فرمایا:

(146) ہم نے یہود پر ہر وہ جانور حرام کیا جس کی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ ہوں، یعنی جدا جدا نہ ہوں، جیسے اونٹ اور شتر مرغ وغیرہ اور ان پر گائے اور بکری کی چربی کو حرام کیا سوائے اس کے جو ان کی پشتوں کے ساتھ لگی ہو یا انتڑیوں کے ساتھ ہو یا جو ہڈیوں کے ساتھ چپکی ہوئی ہو، جیسے سرین اور پہلو وغیرہ۔ یہ چیزیں ہم نے ان کے ظلم کی وجہ سے بطور سزا ان پر حرام کیں اور یقیناً ہم جو خبر بھی دیتے ہیں، اس میں سچے ہیں۔

فوائد: ❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ علمی مسائل میں مناظرہ جائز ہے اور بات کو غور و فکر اور قیاس سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

❀ وحی الٰہی یا اس سے استنباط حلال و حرام جاننے کا ذریعہ ہے۔

❀ یہ ظلم ہے کہ کوئی شخص دین میں فتویٰ دے اور اسے یہ غالب گمان نہ ہو کہ جو فتویٰ وہ دے رہا ہے، وہ صحیح اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہے۔

❀ یہ بھی بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے مجبوری کی حالت میں حرام چیزوں کا استعمال جائز قرار دیا ہے۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ
بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ
قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ
إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ
فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ
الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا
فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا (18 ع 6 5)
تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا
أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾

(147) اے رسول! اگر یہ آپ کو جھٹلائیں اور اس کی تصدیق نہ کریں جو آپ اپنے رب کی طرف سے لائے ہیں تو انھیں ترغیب دیتے ہوئے کہیں: تمھارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمھیں ڈھیل دے رکھی ہے اور تمھیں جلد عذاب نہیں دے رہا۔ اور انھیں ڈراتے ہوئے کہیں: گناہ اور نافرمانیاں کرنے والی قوم سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹلا نہیں کرتا۔

(148) عنقریب مشرک اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر کو اپنے شرک کے جواز کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہیں گے: اگر اللہ چاہتا کہ ہم اور ہمارے آباء و اجداد اس کے ساتھ شرک نہ کریں تو ہم اس کے ساتھ شرک نہ کرتے اور اگر اللہ چاہتا کہ جو ہم نے اپنے اوپر حرام کیا ہے، یہ حرام نہ کریں تو ہم حرام قرار نہ دیتے۔ ان کی اس باطل دلیل کی طرح ہی ان لوگوں نے بھی دلیل دی تھی جنھوں نے ان سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا۔ انھوں نے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم انھیں نہ جھٹلائیں تو ہم ان کو نہ جھٹلاتے اور وہ اس تکذیب پر اڑے رہے یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا جو ہم نے ان پر نازل کیا۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں کہ تمھارے پاس اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے اس شرک اور حلال کو حرام کرنے اور حرام کو حلال کرنے پر راضی اور خوش ہے؟ صرف تمھارا کر لینا، قطعاً دلیل نہیں کہ وہ ان کاموں پر تم سے راضی ہے۔ تم صرف من مانی کرتے ہو اور گمان کے گھوڑے پر سوار ہو۔ بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا اور تم تو صرف جھوٹ بولتے ہو۔

(149) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر تمھارے دلائل اسی طرح کے کمزور اور فضول ہیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے دلائل تو نہایت قطعی ہیں جن کے سامنے تمھارے سارے عذر ختم ہو جاتے ہیں اور جن شبہات کا تم سہارا لیتے ہو، وہ سب باطل قرار پاتے ہیں۔ اے مشرکو! اگر اللہ تعالیٰ تم سب کو ہدایت کی توفیق دینا چاہتا تو دے دیتا۔

(150) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ انھیں اللہ ہی نے حرام کیا ہے: اپنے گواہ پیش کرو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے جنھیں تم نے حرام قرار دے رکھا ہے۔ اگر وہ بغیر علم کے گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام کیا ہے تو اے رسول (ﷺ)! آپ ان کی اس گواہی کی تصدیق نہ کریں کیونکہ یہ جھوٹی گواہی ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات کے غلام ہیں، ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ جب انھوں نے اللہ کے حلال کیے ہوئے کو حرام ٹھہرایا تو انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ آپ ان لوگوں کے پیچھے بھی مت چلیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہوئے غیروں کو اس کے برابر قرار دیتے ہیں۔ وہ کیسے قابلِ اتباع ہو سکتا ہے جس کا اپنے رب سے یہ سلوک ہو؟!

(151) اے رسول (ﷺ)! لوگوں سے کہہ دیں: آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں جو تمھارے رب نے حرام کیا ہے۔ اس نے تم پر حرام کیا ہے کہ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کا شریک ٹھہراؤ اور یہ کہ تم والدین کی نافرمانی کرو بلکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک تم پر فرض ہے۔ فقر کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا تم پر حرام کیا ہے جیسا کہ اہلِ جاہلیت کرتے تھے۔ تمھیں بھی ہم رزق دیتے ہیں اور انھیں بھی ہم ہی دیتے ہیں۔ اس نے خفیہ یا علانیہ بے حیائی کے تمام کاموں کے قریب جانا حرام کیا ہے اور کسی جان کا ناحق قتل بھی تم پر حرام کیا ہے۔ جائز قتل کی صورت یہ ہے کہ کسی شادی شدہ زانی کو قتل کیا جائے یا مرتد کو (یا قصاص اور بدلے میں)۔ ان مذکورہ امور کی اس نے تمھیں تاکید کی ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے احکام اور ممنوعات کو سمجھ سکو۔

فوائد: ❀ اللہ کی پکڑ کا سبب بننے والے جرائم سے بچنا چاہیے کیونکہ جب وہ عذاب اور پکڑ کا ارادہ کر لے تو مجرموں سے اس کا عذاب دور نہیں کیا جا سکتا۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن کاموں کا انسان کو مکلف ٹھہرایا گیا ہے، ان میں ارادہ و اختیار ملنے کے بعد نافرمانی کے لیے تقدیر کو بطور حجت پیش کرنا سراسر ظلم اور اسلام دشمنی ہے۔

❀ یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ انسان اپنی عقل کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند ہے۔

❀ ''بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ'' یہ جملہ ''ان کا ارتکاب نہ کرو'' سے زیادہ بلیغ اور مؤثر ہے، کیونکہ اس میں ان وسائل اور ذرائع کی ممانعت بھی آ جاتی ہے جو بے حیائی کا باعث بنتے ہیں۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ
يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ
وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾
وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾
ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا
لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾ ع 19/4/6
وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ ﴿١٥٥﴾ أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ
مِن قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ﴿١٥٦﴾ أَوْ تَقُولُوا
لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ
جَاءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ
يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٧﴾

(152) اور اس نے حرام کیا ہے کہ تم یتیم کے مال میں بے جا مداخلت کرو...... اور یتیم وہ ہے جو بالغ ہونے سے پہلے اپنے باپ سے محروم ہو جائے...... ہاں، اگر یتیم کا بھلا کرنا اور اسے فائدہ پہنچانا مقصود ہو تو اس کی بلوغت اور سمجھداری کی عمر تک اس کے مال میں مداخلت کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں ڈنڈی مارنا بھی تم پر حرام کیا ہے بلکہ خرید وفروخت کے لیے مال کے لین دین میں عدل سے کام لینا فرض ہے۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں دیتے، لہٰذا ناپ تول وغیرہ میں جس کمی بیشی سے بچنا ممکن نہیں، اس پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ اس نے تم پر حرام کیا ہے کہ تم کسی بات کی خبر دینے یا گواہی دینے میں کسی قریبی یا دوست کی طرفداری کرتے ہوئے غلط بات کہو۔ اسی طرح اس نے کسی ایسے عہد و پیمان کو توڑنا بھی حرام کیا ہے جو اللہ سے کیا گیا ہو یا اللہ کے نام پر کیا گیا ہو بلکہ اس عہد کو پورا کرنا تم پر فرض ہے۔ ان مذکورہ باتوں کا اللہ نے تمھیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم اپنے انجام سے نصیحت حاصل کرو۔

(153) اللہ نے تم پر حرام کیا ہے کہ گمراہی کے طریقوں اور راستوں پر چلو بلکہ تم پر فرض ہے کہ اللہ کی سیدھی راہ کی پیروی کرو جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ گمراہی کے راستے تمھیں فرقہ بندی کی طرف اور حق کی راہ سے دور لے جائیں گے۔ اللہ کے اس سیدھے راستے کے اتباع ہی کا اللہ نے تمھیں تاکیدی حکم دیا ہے، تاکہ تم اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر اسی سے ڈرو۔

(154) مذکورہ تمام باتیں بتانے کے بعد ہم آپ کو خبر دیتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے حسنِ عمل کی جزا کے طور پر نعمت کی تکمیل کے لیے انھیں تورات عطا کی اور اس کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ دین میں جن امور کی انھیں ضرورت ہے، وہ کھول کر بیان کر دیں اور یہ کتاب حق کی طرف راہنمائی کرے اور رحمت کا باعث ہو تاکہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں اور نیک اعمال کے ذریعے سے اس کی تیاری کریں۔

(155) یہ قرآن نہایت خیر و برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ یہ دینی اور دنیاوی فوائد پر مشتمل ہے، لہٰذا جو اس میں اتارا گیا ہے، اس کی پیروی کرو اور اس کی مخالفت سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(156) اے عرب کے مشرکو! تاکہ تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل تو صرف ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ پر اتاری تھیں، ہم پر تو کوئی کتاب نہیں اتاری گئی اور ہم ان کی کتابیں پڑھ نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ ان کی اپنی زبان میں تھیں، ہماری زبان میں نہیں تھیں۔

(157) اور تاکہ تم یہ نہ کہو: اگر اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کی طرح ہم پر بھی کتاب نازل کرتا تو ہم ان سے زیادہ راہ راست پر قائم رہتے۔ یہ لو تمھارے پاس عظیم کتاب آ چکی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی محمد ﷺ پر تمھاری زبان میں نازل کیا ہے۔ یہ واضح دلیل اور حق کی طرف راہنمائی کرنے والی اور امت کے لیے رحمت ہے، لہٰذا اب کمزور اور فضول حیلے بہانے نہ کرو اور قبول نہ کرنے کی باطل وجوہات پیش نہ کرو۔ اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان سے روگردانی کی۔ عنقریب ہم اپنی آیات سے اعراض کرنے اور منہ موڑنے والوں کو جہنم میں داخل کریں گے اور سخت سزا دیں گے جو ان کی ہماری آیات سے روگردانی کا بدلہ ہے۔

فوائد: ❀ یتیم کے مال میں مصلحت سے تجاوز کرتے ہوئے تصرف کرنا جائز نہیں اور اس کا مال اس کے بالغ اور سمجھدار ہونے کے بعد اس کے سپرد کیا جائے۔

❀ گمراہی کے راستے بہت زیادہ ہیں اور عذاب سے نجات دینے والی اللہ تعالیٰ کی راہ ایک ہی ہے۔

❀ علم و عمل کے اعتبار سے اس کتاب (قرآن کریم) کی پیروی اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے عظیم اسباب میں سے ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ
بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ
انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا
لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ
هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ
وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى
رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ
النصف ع فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع 20 11 7

158 کیا یہ جھٹلانے والے اب اس بات کے منتظر ہیں کہ دنیا میں ان کے پاس موت کا فرشتہ اور اس کے معاونین آئیں تاکہ ان کی روحیں قبض کریں یا اے رسول (ﷺ)! آخرت میں فیصلے کے دن آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے آئے یا آپ کے رب کی بعض بڑی نشانیاں آئیں جو قیامت پر دلالت کریں۔ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں، جیسے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، آگئیں تو کسی کافر کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ اس مومن کو اس کا کوئی عمل فائدہ دے گا جس نے اس سے پہلے کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا۔ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: تم ان مذکورہ اشیاء میں سے کسی ایک کا انتظار کرو، ہم بھی منتظر ہیں۔

159 اے رسول (ﷺ)! یہود و نصاریٰ میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا کہ کچھ حصہ مان لیا اور کچھ چھوڑ دیا اور وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اس گمراہی سے بری ہیں جس میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری صرف انھیں ڈرانا اور خبردار کرنا ہے۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، پھر وہ انھیں قیامت کے دن بتائے گا کہ وہ دنیا میں کیا عمل کرتے تھے اور اس پر جزا بھی دے گا۔

160 جو ایمان والا قیامت کے دن ایک نیکی لایا، اللہ اسے اس کے لیے دس گنا بڑھا دے گا اور جو کوئی برائی لایا تو اسے چھوٹی یا بڑی برائی کے مطابق سزا ہوگی، اس سے زیادہ نہیں۔ قیامت کے دن نیکیوں کے ثواب میں کمی یا گناہوں کی سزا میں اضافہ کر کے لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

161 اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: بلاشبہ میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف میری راہنمائی کی ہے اور وہ اس دین کا راستہ ہے جو دنیا و آخرت کی مصلحتوں کا ضامن ہے اور وہ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے جو حق کی جانب راغب تھے اور وہ مشرکوں میں سے ہرگز نہ تھے۔

162 اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میری نماز اور میرا ذبیحہ اللہ کے لیے اور اللہ کے نام پر ہے، کسی اور کے نام پر نہیں اور میری زندگی اور میری موت سب اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا اکیلا رب ہے اور اس میں کسی دوسرے کا کوئی حصہ نہیں۔

163 وہ پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی معبود برحق ہے۔ شرک سے پاک اسی خالص توحید کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اور میں اس امت میں سے اس کا پہلا فرمانبردار اور ماننے والا ہوں۔

164 اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے؟! وہ ان تمام کا بھی رب ہے جن کی تم اس کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کسی بے گناہ شخص پر کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا، بلکہ ہر گناہ گار اپنا بوجھ خود ہی اٹھائے گا، پھر قیامت کے دن تم سب کو اپنے اکیلے رب کی طرف لوٹنا ہے اور وہ تمھیں ہر اس بات کے متعلق بتائے گا جس میں دینی حوالے سے تم دنیا میں اختلاف کرتے تھے۔

165 اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پہلے گزر جانے والوں کا جانشین بنایا تاکہ زمین کو آباد کرے اور تمھیں تخلیق، رزق اور دیگر امور میں ایک دوسرے پر فوقیت دی اور مراتب میں اوپر نیچے کیا تاکہ وہ اس میں تمھاری آزمائش کرے جو اس نے تمھیں عطا کیا ہے۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہی ہے۔ اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، وہ اسے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ بلاشبہ دین اتفاق و اتحاد کا حکم دیتا اور گروہ بندی اور اختلاف و انتشار سے منع کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا کمال عدل اور احسان ہے کہ وہ برائی کی سزا اس کے بقدر دیتا ہے اور نیکی کا ثواب دس گنا بڑھا کر دیتا ہے اور یہ دس گنا بھی نیکی کے بڑھائے جانے کا کم تر درجہ ہے۔ ❀ معتدل اور برحق دین یہ چاہتا ہے کہ انسان کے تمام اعمال اور توجہ کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہو۔ بندے کی نماز، عبادت، حج، قربانی، قربِ الٰہی کا سبب بننے والی تمام نیکیاں اور زندگی کے تمام اعمال اور جن اعمال کی وہ مرنے کے بعد وصیت کرے، وہ بھی سب اکیلے اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہوں۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ وَاَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ
مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا
اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ
وَلَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا
غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ اِۨلْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ
مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ 1 ع 10 8
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

سورۂ اعراف مکی سورت ہے

سورت کے مقاصد: باطل کے ساتھ کشمکش میں حق کی فتح اور دنیا و آخرت میں تکبر کرنے والوں کا انجام۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمّٓصٓ﴾ یہ حروف مقطعات میں سے ہیں اور ان کی تفصیل سورۂ بقرہ کی ابتدا میں بیان کی جا چکی ہے۔

(2) اے رسول (ﷺ)! قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کے سینے میں کوئی خلش اور شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ نے اسے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ اس کے ساتھ لوگوں کو ڈرائیں، اس کے ذریعے سے حجت قائم کریں اور مومنوں کو اس کے ساتھ نصیحت کریں کیونکہ وہی نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(3) اے لوگو! اس کتاب کی پیروی کرو جو تمھارے رب نے تم پر نازل کی ہے اور اپنے نبی کی سنت پر عمل کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جنھیں تم شیاطین یا علمائے سوء میں سے دوست سمجھتے ہو۔ تم ان کی خواہشات کی خاطر اللہ کی نازل کردہ وحی کو چھوڑ کر ان سے دوستی کرتے ہو۔ تم لوگ بہت کم نصیحت مانتے ہو۔ اگر تم نصیحت مانتے تو حق پر کسی دوسری چیز کو ترجیح نہ دیتے اور ضرور اس کی پیروی کرتے جو تمھارے رسول لے کر آئے ہیں۔ اس پر عمل کرتے اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دیتے۔

(4) کتنی زیادہ بستیاں ایسی تھیں جنھیں ہم نے اپنے عذاب سے تباہ کر دیا جب انھوں نے کفر و گمراہی پر اصرار کیا، چنانچہ دن یا رات کو ان پر ہمارا شدید عذاب نازل ہوا جبکہ وہ غافل تھے، پھر وہ خود سے عذاب کو نہ روک سکے اور نہ ان کے خود ساختہ معبود اسے ان سے ہٹا سکے۔ (5) پھر عذاب نازل ہونے کے بعد ان کے پاس یہ اقرار کیے بغیر کوئی چارہ نہ تھا کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود پر ظلم کیا ہے۔ (6) ہم روزِ قیامت ان امتوں سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف ہم نے رسول بھیجے کہ انھوں نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے کہ انھیں جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا، وہ پہنچایا تھا یا نہیں اور ان کی امتوں نے انھیں کیا جواب دیا۔ (7) ہم اپنے علم سے تمام مخلوق کے سامنے ان کے اعمال رکھیں گے جو انھوں نے دنیا میں کیے۔ ہم ان کے تمام اعمال کا علم رکھنے والے ہیں۔ ہم سے ان کی کوئی چیز اوجھل نہیں اور نہ ہم ان سے کسی بھی وقت غائب تھے۔ (8) اعمال کا وزن قیامت کے دن پورے عدل وانصاف سے ہوگا، کوئی ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔ وزن کرتے وقت جس کی نیکیوں کا پلڑا اس کی برائیوں کے پلڑے سے بھاری ہوگیا تو وہی لوگ ہیں جو اپنے مطلوب کو پانے میں کامیاب ہوگئے اور جس سے ڈرتے تھے، اس سے نجات پاگئے۔ (9) اور وزن کے وقت جس کے گناہوں کا پلڑا اس کی نیکیوں کے پلڑے سے وزنی ہوگیا تو ایسے لوگوں نے قیامت کے دن خود کو تباہی کے گڑھے میں ڈال کر خسارہ اٹھایا اور اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار ہے۔

(10) اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تمھیں زمین میں رہنے کی جگہ دی اور اس میں تمھاری معاش کے ذرائع پیدا کیے۔ تمھیں چاہیے تھا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے لیکن تمھارا شکر بہت تھوڑا تھا۔

(11) اے لوگو! ہم نے تمھارے باپ آدم کو وجود بخشا، پھر ان کی نہایت اچھی شکل وصورت بنائی اور ان کے اعضاء نہایت مناسب بنائے، پھر ان کی تکریم کے لیے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور سجدہ کیا، البتہ ابلیس نے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

فوائد: ❀ قرآن مجید کے نزول کا ایک مقصد کافروں اور سرکشوں کو ڈرانا اور مومنوں کو وعظ و نصیحت کرنا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی طرف قرآن اس لیے نازل کیا تاکہ وہ اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ اگر انھوں نے ایسا کر لیا تو ان کی تربیت مکمل ہوگئی اور ان پر اللہ کا انعام پورا ہوگیا اور وہ اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت پاگئے۔

❀ قیامت کے دن بندوں کے اعمال کا وزن نہایت عدل وانصاف سے ہوگا، اس میں کسی بھی اعتبار سے ظلم اور ناانصافی نہیں ہوگی۔

❀ اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کے فائدہ اٹھانے کے قابل بنایا کہ وہ اس میں مکانات بنا سکتے ہیں اور زراعت سے متعلقہ کام کر سکتے ہیں، نیز اس کے اندر سے معدنیات نکال کر ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِي
مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ
أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنظِرْنِي
إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي
لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ
شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا
مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ
عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ
إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي
لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا
سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ
أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٢﴾

(12) اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ڈانٹتے ہوئے کہا: آدم کو سجدہ کرنے کے متعلق میرے حکم کو ماننے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے اپنے رب کو جواب دیتے ہوئے کہا: مجھے اس چیز نے روکا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے اور آگ مٹی سے افضل واعلیٰ ہے۔

(13) اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: جنت سے اتر جا، اس میں رہ کر تکبر کرنے کا تجھے حق نہیں، کیونکہ یہ پاک صاف لوگوں کا گھر ہے۔ اے ابلیس! تیرے لیے یہاں رہنا جائز نہیں کیونکہ تو حقیر اور ذلیل لوگوں میں سے ہے، خواہ تو خود کو آدم سے افضل واعلیٰ سمجھتا رہے۔

(14) ابلیس نے کہا: اے میرے رب! مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تاکہ میں لوگوں میں سے جسے گمراہ کرسکوں، کرلوں۔

(15) اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: اے ابلیس! تو ان مہلت دیے گئے لوگوں میں سے ہے جن کے لیے میں نے صور میں پہلی دفعہ پھونکنے کے وقت موت لکھی ہے جب ساری مخلوق مر جائے گی اور ان کا خالق اکیلا باقی رہ جائے گا۔

(16) ابلیس نے کہا: چونکہ میں نے آدم کو سجدہ کرنے کے متعلق تیرا حکم نہ مانا جس کی بنا پر تُو نے مجھے گمراہ کیا ہے، اس لیے میں آدم کی اولاد کو تیری سیدھی راہ سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کے لیے ضرور سیدھے راستے پر بیٹھوں گا تاکہ انھیں بھی اسی طرح گمراہ کروں جیسے میں ان کے باپ آدم کو سجدہ نہ کرکے گمراہ ہوا۔

(17) پھر میں انھیں گمراہ کرنے کے لیے ہر طرف سے ان پر حملہ آور ہوں گا، آخرت کی ناقدری اور دنیا کا شوق ورغبت ان کے دلوں میں ڈالوں گا اور شبہات پیدا کرنے اور نفسانی خواہشات کو خوشنما بنا کر پیش کرنے کا حربہ استعمال کروں گا۔ اے میرے رب! تو ان میں سے اکثر کو اپنا شکرگزار نہ پائے گا کیونکہ میں کفر سے انھیں ایسی امیدیں دلاؤں گا کہ وہ سب کچھ بھول جائیں گے۔

(18) اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: اے ابلیس! تو جنت سے نکل جا۔ تجھے اللہ کی رحمت سے دور کیا اور مذموم قرار دیا جاتا ہے۔ میں قیامت کے دن تجھ سے اور تیرے تمام پیروکاروں سے جہنم کو بھروں گا، جنھوں نے تیری اطاعت کی اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔

(19) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا: اے آدم! تم اور تمھاری بیوی حوا دونوں جنت میں رہو اور اس کی پاکیزہ چیزوں میں سے جو چاہو جیسے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا۔ (اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اس درخت کی نشان دہی کردی۔) میرے منع کرنے کے بعد اگر تم نے اس درخت میں سے کچھ کھایا تو تم اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

(20) چنانچہ ابلیس نے ان دونوں کے دل میں خفیہ بات ڈالی تاکہ ان کی شرمگاہیں ظاہر کردے جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں اور ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ اور یہاں جنت میں مستقل ڈیرے نہ ڈال لو۔

(21) اور ان دونوں کے سامنے اللہ کی قسم کھائی کہ اے آدم وحوا! میں نے جو بات تمھیں بتائی ہے، اس میں مجھے تمھاری خیرخواہی مقصود ہے، اور کچھ نہیں۔

(22) پھر ابلیس نے دھوکے اور فراڈ سے ان دونوں کو ان کے مقام سے نیچے گرادیا جس پر وہ دونوں فائز تھے۔ جب ان دونوں نے اس منع کیے ہوئے درخت سے کھایا تو ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہوگئیں تو وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے درختوں کے پتے چپکانے لگے تاکہ اپنی شرمگاہوں کو چھپائیں۔ ان کے رب نے انھیں یہ کہتے ہوئے آواز دی: کیا میں نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا اور تمھیں خبردار کرتے ہوئے نہیں کہا تھا: بلاشبہ شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟

فوائد: ❀ یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ جس نے اپنے مولا وآقا اللہ رب العزت کی نافرمانی کی، وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

❀ شیطان نے اولادِ آدم سے دشمنی کا اعلان کیا اور یہ دھمکی دی کہ وہ ہر طریقے سے اور تمام وسائل بروئے کار لا کر انھیں سیدھے راستے سے روکے گا۔

❀ معصیت کے خطرات اور اس بات کا بیان کہ نافرمانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی اور اخروی سزا کا سبب بنتی ہے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا
تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا 2 ع 15 9
يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ
اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا
عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ
اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ
وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَ
فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾

(23) آدم اور حوا نے کہا: اے ہمارے رب! تیرے منع کیے ہوئے درخت سے کھا کر ہم نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا ہے اور اگر تو نے ہمارے گناہ نہ بخشے اور اپنی رحمت سے ہم پر کرم نہ کیا تو یقیناً ہم دنیا و آخرت کا نصیب کھوٹا کر کے خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (24) اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا علیہما السلام اور ابلیس لعین سے کہا: تم جنت سے زمین کی طرف اتر جاؤ۔ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور ایک مقررہ وقت تک تمھارا زمین میں قیام ہوگا اور ایک معین مدت تک تم وہاں کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ (25) اللہ تعالیٰ نے آدم، حوا اور ان کی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اس زمین میں تمھیں اتنی دیر رہنا ہے جتنا اللہ نے تمھارے مقدر میں کیا ہے۔ یہاں ہی تمھارا مرنا ہے، اسی میں تمھاری تدفین ہوگی اور تم اپنی قبروں ہی سے قیامت کے لیے نکالے جاؤ گے۔ (26) اے آدم کی اولاد! ہم نے تمھارے لیے ضروری لباس پیدا کیا کہ تمھاری شرمگاہیں چھپائے اور لوگوں میں زیب و زینت اور بننے سنورنے کے لیے کامل لباس بھی بنایا ہے۔ اور تقوے کا لباس، یعنی اللہ کے احکام بجالانا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنا، اس ظاہری لباس سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ مذکورہ لباس اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں میں سے ہے جو اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں تاکہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کر کے ان کی قدر کرو۔ (27) اے آدم کی اولاد! شیطان گناہ کو مزین کر کے تمھیں کسی دھوکے اور فریب میں نہ ڈال دے کہ تمھارا ظاہری لباس جو ستر ڈھانپنے کے لیے ہے، وہ اتروا دے یا تقویٰ والا لباس تم سے چھین لے۔ دیکھنا اس نے تمھارے ماں باپ کو دھوکا دیا اور درخت سے پھل کھانا خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا جس کے نتیجے میں انھیں جنت سے نکال دیا گیا اور ان دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہوگئیں۔ بلاشبہ شیطان اور اس کی اولاد تمھیں دیکھتے اور تمھارا مشاہدہ کرتے ہیں جبکہ تم انھیں دیکھتے ہو نہ ان کا مشاہدہ ہی کرتے ہو، لہٰذا تم پر ضروری ہے کہ اس سے اور اس کی اولاد سے بچو۔ بلاشبہ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جہاں تک ان مومنوں کا تعلق ہے جو نیک اعمال کرتے ہیں تو ان پر ان شیطانوں کا کوئی بس نہیں چلتا۔

(28) مشرک جب کوئی انتہائی برا کام کرتے ہیں، جیسے شرک اور ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنا وغیرہ، تو یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے آباء و اجداد کو اس کا ارتکاب کرتے پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کا حکم دیا ہے۔ اے نبی (ﷺ)! ان کی تردید کرتے ہوئے کہیں: اللہ تعالیٰ نافرمانیوں اور گناہوں کا حکم نہیں دیتا بلکہ ان سے منع کرتا ہے۔ تم اللہ کے بارے میں کیسے دعویٰ کرتے ہو کہ اس نے حکم دیا ہے؟ اے مشرکو! جن باتوں کا تمھیں علم نہیں، ان کے بارے میں اللہ پر جھوٹے الزام لگاتے ہو؟! (29) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا ہے۔ وہ بے حیائی اور برے کاموں کا حکم نہیں دیتا۔ اس نے حکم دیا ہے کہ ہر قسم کی عبادت خالص اللہ کے لیے کرو، بالخصوص مساجد میں اخلاص کا زیادہ خیال رکھو۔ خالص اسی کی اطاعت کرتے ہوئے اس اکیلے ہی کو پکارو۔ جس طرح اس نے پہلی دفعہ تمھیں عدم سے وجود بخشا، اسی طرح وہ تمھیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ جس طرح وہ تمھیں ابتدائی طور پر پیدا کرنے پر قادر ہے، اسی طرح دوبارہ پیدا کرنے اور اٹھانے پر بھی قادر ہے۔ (30) اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دو گروہ بنائے: تم میں سے ایک گروہ کو ہدایت دی اور اس کے لیے ہدایت کے اسباب مہیا کیے، نیز ان سے قبولِ ہدایت کی تمام رکاوٹیں دور کر دیں۔ دوسرے گروہ کو حق کے راستے سے پھیر کر گمراہی کے راستے پر ڈال دیا۔ اس کا سبب یہ بنا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا اور جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے فرمانبردار بن گئے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔

فوائد: ❀ جس نے گناہ ہو جانے کے بعد اس کا اعتراف کرنے، ندامت و پشیمانی سے معافی مانگنے اور گناہ ترک کرنے میں آدم علیہ السلام کی مشابہت اختیار کی، اس کا رب اسے چن لے گا اور ہدایت دے گا اور جس نے گناہ ہو جانے پر شیطان والا رویہ اپنا کر ہٹ دھرمی اور سرکشی کا مظاہرہ کیا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا جائے گا۔ ❀ لباس کی دو قسمیں ہیں: ایک ظاہری جو قابلِ ستر اعضاء کو چھپاتا ہے، دوسرا باطنی اور وہ تقویٰ ہے جو ہر وقت بندے کے ساتھ رہتا ہے اور یہی دل اور روح کی خوبصورتی ہے۔ ❀ شیطان کے دوستوں میں سے بہت سے ظاہری لباس اتارنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ پوشیدہ اعضاء ظاہر ہو جائیں اور لوگوں کے لیے برے اور بے حیائی کے کام کرنے آسان ہو جائیں۔ ❀ ہدایت اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ملتی ہے اور گمراہی اللہ کے بندے کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ جہالت اور ظلم سے شیطان کو دوست بنا تا ہے تو خود ہی اپنی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا
تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿31﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿32﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ
الْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿33﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ
اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿34﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا
يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿35﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿36﴾ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا
يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿37﴾

3 ع 6 10

(31) اے آدم کی اولاد! تم وہ لباس پہنو جو تمھارے قابلِ ستر اعضاء کو چھپائے اور طواف اور نماز کے وقت وہ صاف ستھرا لباس پہنو جس سے تم خوبصورتی حاصل کرتے ہو اور تم اللہ کی حلال کی ہوئی پاکیزہ چیزوں میں سے جو چاہو، کھاؤ پیو اور اس بارے میں حدِ اعتدال سے آگے نہ بڑھو اور نہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حدِ اعتدال سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(32) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں کی تردید کرتے ہوئے کہیں جو اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے لباس اور کھانے پینے والی اور دوسری پاکیزہ چیزیں حرام قرار دیتے ہیں: لباس جو تمھارے لیے زینت ہے، اسے تم پر کس نے حرام کیا ہے؟ اور کھانے پینے وغیرہ کی پاکیزہ چیزوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اسے تم پر کس نے حرام کیا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: یہ پاکیزہ چیزیں ایمان والوں کے لیے دنیا میں ہیں، اگرچہ دنیا میں ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شریک ہیں لیکن قیامت کے دن یہ ایمان والوں کے لیے مخصوص ہوں گی۔ کوئی کافر ان کا شریک نہیں ہوگا کیونکہ جنت کافروں پر حرام کر دی گئی ہے۔ اس طرح کی تفصیل ہم فہم و شعور رکھنے والے لوگوں کے لیے ہی بیان کرتے ہیں کیونکہ وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(33) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کو حرام ٹھہراتے ہیں: بلاشبہ اللہ نے اپنے بندوں پر صرف فحش باتیں حرام کی ہیں۔ ان سے مراد قابلِ شرم گناہ ہیں، خواہ وہ علانیہ کیے جائیں یا چھپ کر۔ اللہ تعالیٰ نے نافرمانی اور گناہ کے تمام کام حرام قرار دیے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں پر ان کے خون، مال اور عزت میں ظلم و زیادتی کرنا بھی حرام کیا ہے۔ اسی طرح تم پر حرام کیا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراؤ جس کی تمھارے پاس کوئی دلیل نہیں، نیز اس کے اسماء و صفات، افعال اور شریعت میں بغیر علم کے اللہ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا بھی حرام ہے۔

(34) ہر گروہ اور نسل کے لیے ان کی موت کا وقت اور جگہ مقرر ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آجاتا ہے تو وہ اس سے ایک معمولی سا لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔ (35) اے آدم کی اولاد! جب تمھارے پاس میرے رسول آئیں جو تمھاری قوم سے ہوں اور تم پر میری ان کتابوں کی تلاوت کریں جو میں نے ان پر اتاری ہیں تو ان کی اطاعت کرنا اور جو شریعت وہ لائیں، اس میں ان کی پیروی کرنا، چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اس طرح کہ اس کے حکموں کو مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کریں، انھیں قیامت کے دن کوئی خوف نہ ہوگا اور دنیا کی جو لذت و سرور ان سے رہ گیا، اس پر کوئی غم نہ ہوگا۔ (36) جہاں تک ان کافروں کا تعلق ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے اور جو کچھ رسول ان کے پاس لائے، اس پر عمل کرنے کو تکبر کی وجہ سے عار سمجھا تو ایسے لوگ پکے دوزخی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ (37) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف کسی شریک یا کسی نقص کی نسبت کرے یا اس کی طرف وہ بات منسوب کرے جو اس نے نہیں کہی، یا اس کی واضح اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرنے والی آیات کو جھٹلائے۔ مذکورہ اوصاف والے لوگ دنیا کی لذتوں سے اپنا حصہ پاتے ہیں جو ان کے لیے لوحِ محفوظ میں لکھا جا چکا ہے حتی کہ جب موت کا فرشتہ اور اس کے معاون فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے آئیں گے تو انھیں جھڑکتے ہوئے کہیں گے: کہاں ہیں تمھارے معبود جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے؟ انھیں بلاؤ کہ تمھیں نفع دیں۔ مشرکین فرشتوں سے کہیں گے: جن معبودوں کی ہم عبادت کرتے تھے، وہ تو کہیں گم ہو گئے۔ ہمیں نہیں معلوم وہ کہاں ہیں۔ وہ اپنے بارے میں اقرار کریں گے کہ وہ کافر تھے لیکن اس وقت کا اقرار ان کے خلاف حجت بن جائے گا، انھیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔

فوائد: ❀ مومن کو اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کا حکم ہے، جیسے نماز کے وقت اور بالخصوص مسجد جاتے ہوئے قابلِ ستر اعضاء ڈھانپنا اور زیب و زینت اختیار کرنا۔ ❀ جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی یا فتویٰ دیا یا فیصلہ کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بغیر علم کے بات کہی اور یہ بڑے حرام کاموں میں سے ہے۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ ایمان قیامت کے دن ڈریں گے نہ انھیں غم ہوگا اور نہ کسی رعب اور گھبراہٹ کا شکار ہوں گے۔ اگر ان چیزوں کا شکار ہوئے بھی تو انجام امن ہوگا۔ ❀ سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی مراد کو دو اعتبار سے بے کار کیا۔ کلام سے اللہ تعالیٰ کا جو مقصد تھا، اسے باطل قرار دے دیا۔ دوسرا لوگوں کو کلام اللہ کا وہ مفہوم بتایا جو اللہ تعالیٰ کی مراد نہیں تھی۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا
جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا 4 ع 8 11
بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ
وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ الثلثة

38 فرشتے ان سے کہیں گے: اے مشرکو! تم بھی جنوں اور انسانوں کے ان کافر اور گمراہ گروہوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے گزر چکے۔ جب بھی کوئی جماعت آگ میں داخل ہوگی، وہ اپنے سے پہلے آگ میں داخل ہونے والی جماعت پر لعنت کرے گی۔ جب وہ اس میں ایک دوسرے کو ملیں گے اور سب اکٹھے ہو جائیں گے تو بعد میں داخل ہونے والے پیروکار اور نچلے درجے کے لوگ اپنے سے پہلے آگ میں داخل ہونے والے آباء و اجداد، وڈیروں اور چودھریوں کے بارے میں کہیں گے: اے ہمارے رب! انھوں نے ہی ہمیں راہِ ہدایت سے بھٹکایا تھا، لہٰذا ان کے ہمارے لیے گمراہی کو خوشنما بنا کر پیش کرنے کے سبب انھیں دوگنا عذاب دے۔ اللہ تعالیٰ ان کا رد کرتے ہوئے کہے گا: تم میں سے ہر گروہ کے لیے دوگنا عذاب ہے لیکن تم اس سے بے خبر ہو اور تمھیں ادراک نہیں۔

39 وہ چودھری اور پیشوا جن کی پیروی کی گئی تھی، وہ اپنے پیروکاروں سے کہیں گے: اے پیروکارو! تمھیں ہم پر کوئی فوقیت و فضیلت حاصل نہیں کہ جس کے باعث تم سے عذاب کی تخفیف ہو۔ یہاں تو تمھارے کیے ہوئے اعمال کا اعتبار ہوگا۔ باطل کی پیروی کے متعلق تمھارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ اے پیروکارو! تم بھی کفر اور نافرمانی کے باعث ہماری طرح عذاب چکھو۔

40 جن لوگوں نے ہماری واضح آیات کو جھٹلایا اور انھیں ماننے اور قبول کرنے سے تکبر کیا، وہ ہر خیر سے مایوس ہو جائیں گے۔ ان کے کفر کی وجہ سے آسمان کے دروازے ان کے اعمال کے لیے نہیں کھولے جائیں گے، نہ ان کے مرنے پر ان کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے کھلیں گے اور نہ وہ کبھی جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ، جو بہت بڑا جانور ہے، سوئی کے ناکے، جو تنگ ترین سوراخ ہے، میں داخل ہو جائے۔ جبکہ یہ ناممکن ہے اور جس چیز کو اس کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، وہ بھی محال ہے۔ گویا ان کا جنت میں داخلہ بھی اسی طرح ناممکن ہے جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا۔ جس کے گناہ بہت بڑے بڑے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کی سزا دیتا ہے۔ 41 ان جھٹلانے والے متکبروں کے لیے دوزخ کی آگ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی آگ کا اوڑھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور بے رخی کے ذریعے سے اس کی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو ہم اسی طرح کی سزا دیتے ہیں۔

42 اور جو لوگ اپنے رب پر ایمان لائے اور اپنی استطاعت کے مطابق نیک عمل کیے، جبکہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، تو یہی لوگ جنت والے ہیں جو اس میں داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔

43 جنت میں ان کی نعمتوں کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ ان کے سینوں سے بغض اور کینہ نکال دے گا اور ان کے نیچے نہریں جاری کر دے گا۔ وہ اپنے اوپر اللہ کے انعامات کا اقرار و اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس عمل صالح کی توفیق دی جس سے ہمیں یہ مرتبہ نصیب ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق نہ دیتا تو ہم بذاتِ خود یہاں نہ پہنچ سکتے۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول وہ حق لے کر آئے جو غیر مشکوک تھا اور ایسے وعدے اور وعیدیں لے کر آئے جو سچائی پر مبنی تھیں، پھر ایک اعلان کرنے والا ان میں اعلان کرے گا: یہی ہے وہ جنت جس کی خبر تمھیں دنیا میں ہمارے رسولوں نے دی۔ یہ اللہ نے تمھیں تمھارے ان نیک اعمال کی وجہ سے دی ہے جو تم اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا کرتے تھے۔

فوائد: ❀ جھٹلانے والوں کی آپس میں دنیاوی محبت قیامت کے دن دشمنی اور ایک دوسرے پر لعن طعن میں بدل جائے گی۔ ❀ اہلِ ایمان کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جائیں اور اپنے رب کے قرب اور خوشنودی سے بہرہ ور ہوں۔ ❀ دین کو جھٹلانے اور اس سے منہ موڑنے والوں کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔ جب وہ مرتے ہیں تو ان کی روحیں آسمان کی طرف جاتی اور اجازت مانگتی ہیں لیکن انھیں داخلے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جیسے وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کی معرفت اور محبت سے بلند نہیں ہوتی تھیں، اسی طرح موت کے بعد بھی اوپر نہیں چڑھ سکیں گی۔ انھیں عمل کی جنس سے جزا ملے گی۔ ❀ اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی معافی کی وجہ سے آگ سے نجات پائیں گے اور اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ وہ اپنے نیک اعمال کے باعث اس کے محلات و منازل کے وارث بنیں گے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگا بلکہ رحمتِ الٰہی کا اعلیٰ ترین مظہر ہوگا۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ
مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۙ٤٤ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ٤٥ وقف لازم
وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَي الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ٤٦
وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٤٧ۧ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا ع 5 8 12
يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ ٤٨ اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ٤٩ وَنَادٰٓى
اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ٥٠ۙ الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ٥١

(44) جنت کے مستقل رہائشی اور دوزخ کے دائمی مکین جب اپنی اپنی تیار کی گئی منزلوں اور مقامات پر چلے جائیں گے تو جنت والے آواز دیں گے: ہم سے ہمارے رب نے جنت کا جو وعدہ کیا تھا، ہم نے تو اسے حق سچ پالیا ہے اور ہمیں ان جنتوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اے کافرو! تم بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جہنم کی آگ کی جو دھمکی دی تھی، وہ واقعی حق سچ پوری ہوئی کہ نہیں؟ کافر کہیں گے: ہم نے اس دھمکی کا عملی مظہر دیکھ لیا ہے اور واقعی آگ میں داخل ہو گئے ہیں، پھر ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہوئے پکارے گا کہ وہ ظالموں کو اپنی رحمت سے دور کر دے کیونکہ دنیا کی زندگی میں اللہ نے ان کے لیے رحمت کے دروازے کھولے تھے لیکن انھوں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔
(45) یہی وہ ظالم ہیں جو خود بھی اللہ کی راہ سے اعراض کرتے اور دوسروں کو بھی اس سے منہ موڑنے پر اکساتے تھے اور چاہتے تھے کہ حق کی راہ میں کوئی ٹیڑھ آ جائے تا کہ لوگ اس پر نہ چلیں۔ وہ آخرت کے منکر تھے، اس لیے اس کی تیاری بھی نہیں کرتے تھے۔
(46) اور ان دونوں گروہوں، یعنی جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ایک بلند آڑ ہوگی جسے 'اعراف' کہا جائے گا۔ اس بلند آڑ پر کچھ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے اور وہ جنت والوں کو ان کے روشن چہروں جیسی علامات سے پہچانیں گے اور دوزخ والوں کو ان کی روسیاہی جیسی نشانیوں سے پہچانیں گے۔ یہ لوگ اہلِ جنت کی عزت و تکریم کی خاطر ان سے یوں مخاطب ہوں گے: تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہوں گے۔
(47) جب اعراف والوں کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھریں گی اور انھیں شدید عذاب میں گرفتار دیکھیں گے تو اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کرنا جو تیرے ساتھ کفر و شرک کر کے ظالم ٹھہرے۔
(48) اعراف والے، دوزخ والے کئی کافروں کو جنھیں وہ ان کی علامات، جیسے روسیاہی اور آنکھوں کی زردی وغیرہ سے پہچان کر پکاریں گے: تمھیں مالی اور افرادی قوت نے کوئی فائدہ نہ دیا اور تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے تمھارا حق سے منہ موڑنا بھی تمھارے کام نہ آیا۔
(49) اللہ تعالیٰ کافروں کی سرزنش اور مذمت کرتے ہوئے فرمائے گا: کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہیں کرے گا؟! اور اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے فرمائے گا: اے مومنو! تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمھیں مستقبل کا کوئی خوف ہوگا نہ دنیا کے اس حصے پر کوئی غم ہوگا جو تم سے رہ گیا، کیونکہ تم ہمیشہ رہنے والی نعمتوں میں آ گئے ہو۔
(50) دوزخ والے جنتیوں سے گزارش کریں گے: اے جنت والو! ہم پر تھوڑا سا پانی ہی بہا دو یا پھر اللہ نے تمھیں جو کھانا دے رکھا ہے، اس میں سے ہی کچھ دے دو۔ اہلِ جنت کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر ان کے کفر کی وجہ سے حرام کر دی ہیں اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دی ہے، وہ ہم تمھیں نہیں دے سکتے۔
(51) یہی کافر ہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی کے ٹھاٹھ باٹھ اور زیب و زینت نے انھیں دھوکے میں مبتلا رکھا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں بھلا دے گا اور انھیں اسی طرح عذاب جھیلتا ہوا چھوڑ دے گا جیسے انھوں نے قیامت کی حاضری کو بھلایا اور اس کے لیے کوئی عمل کیا نہ اس کی تیاری کی، نیز انھوں نے اللہ تعالیٰ کے دلائل و براہین کا انکار کیا، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ یہ حق ہے۔

فوائد: ❀ مرنے کے بعد زندہ ہو کر دوبارہ اٹھنے پر ایمان نہ ہونا شہوات میں پڑنے کا بنیادی سبب ہے۔ ❀ قیامت کے دن لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں برداروں سے انعامات کے جو وعدے کیے اور کافروں کو سزا کی جو وعیدیں سنائیں، وہ سب پوری ہو گئی ہیں۔ ❀ قیامت کے دن لوگوں کے دو گروہ ہوں گے: ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا گروہ آگ میں اور ان دونوں کے درمیان ایک گروہ ہوگا جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی۔ بالآخر وہ بھی جنت میں چلے جائیں گے۔ ❀ جن لوگوں کے پاس مال و زر، عزت و شرف اور پیروکاروں کی کثرت ہے، انھیں جان لینا چاہیے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے کسی کام آئے گا نہ انھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے گا۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ
تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ ع 6/6 13
الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰىٓ اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا
سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

(52) اور یقیناً ہم نے ان لوگوں کے پاس یہ قرآن پہنچا دیا ہے جو محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والی کتاب ہے اور جو ہم بیان کرنا چاہتے تھے، ہم نے اپنے کامل علم سے اسے پوری طرح بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب مومنوں کی رشد و ہدایت اور حق کے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے۔ یہ کتاب دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی وجہ سے ان کے لیے رحمت ہے۔

(53) یہ کافر اس دردناک عذاب کے واقع ہونے ہی کے منتظر ہیں جس کے وقوع کی ان کو خبر دی گئی ہے اور جو آخرت میں ان کے انجام کے طور پر پیش آنے والا ہے۔ جب وہ دن آ گیا جس میں ان کافروں کو عذاب کی اور ایمان والوں کو ثواب کی خبر دی گئی ہے تو وہ لوگ کہیں گے جنھوں نے دنیا میں قرآن کو بھلا دیا اور اس میں موجود احکام پر عمل نہ کیا: یقیناً ہمارے رب کے رسول وہ حق لے کر آئے جس کی صداقت میں کوئی شک وشبہ نہیں اور نہ اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک ہے۔ کاش! ہمارے کوئی سفارشی ہوتے جو اللہ کے حضور ہماری سفارش کرتے کہ وہ ہمیں عذاب سے بچا لیتے یا کاش! ہمیں دنیا کی زندگی کی طرف دوبارہ بھیج دیا جائے تاکہ ہم پہلے جو گناہ کرتے رہے ہیں، ان کی جگہ نیک اعمال کر کے نجات پا جائیں۔ یقیناً ان کافروں نے اپنے کفر کے سبب خود کو تباہی کے گڑھے میں ڈال کر خسارہ اٹھایا اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے، سب گم ہو گئے اور انھوں نے انھیں کوئی نفع نہ دیا۔

(54) اے لوگو! بلاشبہ تمھارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونے کے بغیر چھ دن میں پیدا کیا، پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ عرش پر بلند ہوا، اور اس کی یہ بلندی اس کے شایانِ شان ہے جس کی کیفیت کا ہمیں ادراک نہیں۔ وہ رات کی تاریکی دن کے اجالے سے ختم کرتا ہے اور دن کی روشنی رات کی تاریکی سے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے لپکا چلا آتا ہے کہ لیٹ نہیں ہوتا۔ ایک جاتا ہے تو دوسرا آ جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے سورج، چاند اور ستارے پیدا کیے ہیں اور ان سب کو اپنے حکم کے تابع بنایا ہے۔ یاد رکھو! ہر چیز کا خالق اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کون خالق ہو سکتا ہے؟! حکم بھی اسی اکیلے کا چلتا ہے۔ اس کی خیر و برکت عظیم اور احسان وافر ہیں۔ اور وہ جلال، کمال اور رب العالمین کی صفات سے متصف ہے۔

(55) اے مومنو! اپنے رب کو نہایت عجز وانکساری سے گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو۔ تمھاری دعا میں اخلاص ہو، ریاکاری نہ ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دعا میں کسی کو شریک کرو کیونکہ وہ دعا میں اپنی حدود سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ دعا میں اللہ کی حدود سے سب سے بڑا تجاوز یہ ہے کہ اس کے ساتھ غیروں کو بھی پکارا جائے جیسا کہ مشرک کرتے تھے۔

(56) اور گناہ کر کے زمین میں فساد نہ کرو، جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور صرف اپنی اطاعت کے ذریعے سے اسے آباد کر کے اس کی اصلاح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سزا کے ڈر کا احساس کرتے ہوئے اور اس کے ثواب کے حصول کا انتظار کرتے ہوئے اس اکیلے سے دعا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے، لہٰذا تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔

(57) اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جو بارش کی خوشخبری دینے کے لیے اس سے پہلے ہوائیں بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب یہ ہوائیں پانی سے بھرے بھاری بادل اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی قحط زدہ زمین کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں، پھر اس سرزمین میں بارش نازل کرتے ہیں اور اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ ان پھلوں کو نکالنے کی طرح ہی ہم مردوں کو ان کی قبروں سے زندہ کر کے نکالیں گے۔ اے لوگو! ہم نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم اللہ کی قدرت اور کاریگری سے نصیحت پکڑو اور یاد رکھو کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید کتابِ ہدایت ہے جس میں انسانی ضروریات کی تمام تفصیلات موجود ہیں۔ جو صدقِ دل سے اس کی طرف رجوع کرے، اس کے لیے اللہ کی طرف سے ہدایت اور رحمت ہے۔ ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خاص حکمت سے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ اگر چاہتا تو سب کچھ ایک لمحے میں ''کُنْ'' کہہ کر بنا سکتا تھا۔ ❀ مومن پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مکمل خشوع وخضوع سے دعا کرے تاکہ اللہ اپنے فضل سے اسے قبول کر لے۔ ❀ زمین میں فساد پھیلانا اپنی تمام تر صورتوں کے ساتھ ممنوع ہے۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ
لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿٥٨﴾ ع 7 ع 5 14
لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا
لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾
قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ
يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾
أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾
أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ
لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ
وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ﴿٦٤﴾ ع وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ 8 ع 6 15
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي
سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَا قَوْمِ
لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾

(58) اور جو پاکیزہ زمین ہوتی ہے، اس کی پیداوار تو اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے۔ اسی طرح مومن بھی نصیحت سنتا اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ نیک عمل کرتا ہے۔ جو زمین بنجر اور شور زدہ ہوتی ہے، وہ اپنی پیداوار نہایت مشکل سے نکالتی ہے جس میں کوئی خیر نہیں ہوتی۔ کافر کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ وہ وعظ و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتا، اس لیے وہ کوئی ایسا نیک عمل نہیں کرتا جو اس کے لیے مفید ہو۔ اس طرح ہم حق کو ثابت کرنے کے لیے مختلف دلائل طرح طرح سے بیان کرتے ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کے لیے کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرتے اور ان پر شکر ادا کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے بلکہ اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں۔ (59) ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ وہ انھیں اللہ کی توحید کی دعوت دیتے رہے اور غیر اللہ کی عبادت سے دور رہنے کا کہتے رہے، چنانچہ انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ اے میری قوم! مجھے خطرہ ہے کہ اگر تم کفر پر اڑے رہے تو تم بڑے دن کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ (60) ان سے ان کی قوم کے رئیسوں اور وڈیروں نے کہا: اے نوح! یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ تم راہ راست سے بالکل ہٹ گئے ہو۔ (61) نوح علیہ السلام نے قوم کے وڈیروں سے کہا: میں گمراہ نہیں جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔ میں تو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہوں اور میں تمھاری طرف اس اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جو میرا، تمھارا اور تمام جہانوں کا رب ہے۔ (62) اللہ نے مجھے جو وحی دے کر تمھاری طرف بھیجا ہے، میں تمھیں وہ پہنچاتا ہوں اور تمھیں اللہ کا حکم ماننے اور اس پر حاصل ہونے والے ثواب کی ترغیب دے کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں اور ان پر وارد ہونے والی سزا سے ڈرا کر تمھاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان امور کو جانتا ہوں جنھیں تم نہیں جانتے۔ (63) کیا تمھیں اس بات پر حیرانی اور تعجب ہوا ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے وحی اور نصیحت ایک ایسے شخص کی زبانی آ گئی جو تمھارا ہم جنس ہے اور تم اسے جانتے ہو؟! وہ تم میں پلا بڑھا ہے، وہ جھوٹا ہے نہ گمراہ اور نہ وہ کسی دوسری جنس ہی سے ہے۔ وہ تمھیں اس بات سے ڈرانے آیا کہ اگر تم نے اسے جھٹلایا اور نافرمانی کی تو تمھیں اللہ کی طرف سے سخت سزا ملے گی اور تاکہ تم اللہ سے ڈر کر اس کے احکام مان لو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ۔ وہ یہ امید بھی لے کر آیا کہ اگر تم ایمان لے آؤ تو تم پر رحم کیا جائے گا۔ (64) ان کی قوم نے انھیں جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے بلکہ اپنے کفر پر اڑے رہے تو انھوں نے بددعا کی کہ اللہ! اس قوم کو ہلاک کر دے، چنانچہ ہم نے انھیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ایک کشتی میں غرق ہونے سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور لگاتار جھٹلاتے رہے، انھیں ہم نے سزا دی اور طوفان کے ذریعے سے غرق کر کے تباہ کر دیا۔ بلاشبہ ان لوگوں کے دل حق سے اندھے ہو چکے تھے۔ (65) ہم نے قومِ عاد کی طرف انھی میں سے ایک رسول بھیجا اور وہ تھے ہود علیہ السلام۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے نہیں تاکہ تم اس کے عذاب سے بچ سکو؟! (66) ان کی قوم کے جن وڈیروں اور سرداروں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا، انھوں نے کہا: اے ہود! جب تم ہمیں اکیلے اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے اور بتوں کی عبادت چھوڑنے کا کہتے ہو تو تم ہمیں بے عقل اور بے وقوف لگتے ہو اور ہمارا تو پختہ اعتقاد ہے کہ تم اس دعوے میں جھوٹے ہو کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ (67) ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو جواب دیا: اے میری قوم! میں کم عقل اور جذباتی نہیں بلکہ یقیناً میں تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اس کا رسول ہوں۔

فوائد: ❀ عمدہ زمین کی مثال پاکیزہ دلوں کے لیے دی گئی ہے۔ جس طرح پاکیزہ زمین کے لیے بارش زندگی کا کام دیتی ہے، اسی طرح پاکیزہ دلوں کو وحی سے زندگی ملتی ہے۔ جب ان کے پاس وحی آتی ہے تو اسے قبول کر کے اور سیکھ کر اپنی پاکیزگی اور خوبی کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو اس کی مثال بھی اس کے الٹ ہے۔ ❀ انبیاء و رسل علیہم السلام مخلوق پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق اور مہربان ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ اس نے ہر قوم کی طرف انھی میں سے ان کی زبان بولنے والا رسول بھیجا تاکہ وہ لوگ ان سے مانوس ہو جائیں جن کی فطرت مسخ نہیں ہوئی اور انسانوں کے لیے آسانی ہو۔ ❀ سب سے بڑا احمق اور بے وقوف وہ ہے جس نے حق کا انکار کر کے اسے ٹھکرایا اور علماء اور اپنے خیر خواہوں کی بات ماننے سے تکبر کیا اور ہر سرکش شیطان کی چمچہ گیری کی۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ
اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ
فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ
اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا
نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع 9 ع 8 16
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

(68) میں تو تمھیں وہ توحید اور شریعت بتا تا ہوں جس کے بتانے کا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے اور میں اللہ کے اس حکم تبلیغ کو پوری خیر خواہی اور دیانت داری سے ادا کرتا ہوں۔ اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔

(69) کیا تمھیں اس بات پر حیرت اور تعجب ہوتا ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ڈرانے اور نصیحت کرنے والا ایک ایسا شخص آ گیا ہے جو تمھارا ہم جنس ہے، کوئی فرشتہ یا جن نہیں؟! تمھیں تو اللہ کی تعریف کرنی چاہیے اور اس کا شکر بجا لانا چاہیے کہ اس نے تمھیں زمین میں اقتدار دیا اور قومِ نوح کو ان کے کفر کے سبب تباہ کر کے تمھیں ان کا جانشین بنایا۔ اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمھیں ڈیل ڈول اور قوت و طاقت میں دوسروں پر فوقیت بخشی۔ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے وسیع انعامات یاد کرو تاکہ تم اپنے مطلوب (جنت) کے حصول میں کامیاب ہو سکو اور (جہنم کے) خطرات سے نجات پا سکو۔

(70) ان کی قوم نے ان سے کہا: اے ہود! کیا تم ہمیں یہ حکم دینے کے لیے آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور انھیں چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے؟! جاؤ، اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو۔

(71) ہود علیہ السلام نے انھیں جواب دیتے ہوئے کہا: یقیناً تم نے اللہ کے عذاب اور غضب کو خود پر لازم کر لیا ہے۔ اب وہ ہر صورت تم پر آیا ہی چاہتا ہے۔ کیا تم مجھ سے ان بتوں کے بارے میں لڑتے ہو جنھیں تم اور تمھارے آباء و اجداد نے معبودوں کا نام دے دیا ہے جبکہ ان کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے؟! انھیں معبود قرار دینے کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری جسے تم بطور حجت پیش کرو۔ جس عذاب کی تم نے اپنے لیے جلدی مچا رکھی ہے، اس کا انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ وہ ضرور آئے گا۔

(72) پھر ہم نے اپنی رحمت سے ہود (علیہ السلام) اور ان پر ایمان لانے والوں کو سلامت رکھا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم نے انھیں تباہ و برباد کر کے ان کی جڑ کاٹ دی۔ وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے بلکہ جھٹلانے ہی پر لگے ہوئے تھے، اس لیے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

(73) ہم نے ثمود قبیلے کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو اللہ کی توحید اور عبادت کی دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا تمھارا کوئی ایسا معبود نہیں جو عبادت کا مستحق ہو۔ یقیناً میں جو دین تمھارے پاس لایا ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی صداقت کی واضح نشانی تمھارے پاس آ گئی ہے جو اونٹنی کی صورت میں چٹان سے ظاہر ہوگی۔ اس کے پانی پینے کا وقت مقرر ہے اور تمھارے پانی پینے کا دن بھی متعین ہے۔ اسے کھلا چھوڑ دو کہ وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ تمھیں اس کی دیکھ بھال کی کچھ بھی مشقت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ اسے اذیت مت پہنچانا ورنہ اس کے باعث تمھیں سخت اور دردناک عذاب آ پکڑے گا۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعوت الی اللہ کی راہ میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا چاہیے۔
❀ دعوت الی اللہ کا آغاز اس بات سے کرنا چاہیے کہ سب سے پہلے اکیلے اللہ تعالیٰ کی بلاشرکت غیرے عبادت کی طرف بلایا جائے اور شرک کا انکار کیا جائے۔
❀ جسمانی اور مادی قوت کا فریب انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور ممنوعات کے انکار پر ابھارتا ہے۔
❀ نبی اپنی قوم میں سے ہوتا ہے لیکن اس کا حسب و نسب سب سے اعلیٰ اور وہ معاشرتی اور اخلاقی اعتبار سے سب سے معزز اور بلند شان والا ہوتا ہے۔
❀ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے وارث علمائے کرام بیوقوفوں کا مقابلہ حلم اور بردباری سے کرتے ہیں اور بری باتوں کو نظرانداز کر کے عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ
الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا
مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ
قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

(74) اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جب اس نے تمھیں قومِ عاد کا جانشین بنایا اور تمھیں تمھاری زمین میں ٹھکانا دیا جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو اور تمھاری مرادیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ تمھیں قومِ عاد کو ان کی سرکشی اور کفر و تکذیب کی وجہ سے تباہ کرنے کے بعد دیا۔ تم نرم زمین پر محل بناتے ہو اور اپنے گھر بنانے کے لیے پہاڑوں کو کاٹتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر ہونے والے ان سارے انعامات کو یاد کرو تاکہ تم اس کی شکر گزاری کرو۔ زمین میں فساد پھیلانا بند کرو اور یہ اللہ کی نافرمانی اور کفر چھوڑ کر ہوگا۔

(75) ان کی قوم کے متکبر سرداروں اور وڈیروں نے قوم کے ان اہلِ ایمان سے کہا جنھیں وہ کمزور سمجھتے تھے: اے مومنو! کیا تم صالح کو واقعی اللہ کا سچا رسول مانتے ہو؟ تو ان کمزور سمجھے جانے والے اہلِ ایمان نے کہا: بلاشبہ صالح علیہ السلام جو دے کر ہماری طرف بھیجے گئے ہیں، ہم اس کی تصدیق کرنے والے، اس کے حق ہونے کا اقرار کرنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں، نیز ان کی شریعت پر عمل کرنے والے ہیں۔

(76) ان کی قوم کے متکبروں نے کہا: اے مومنو! تم جس کی تصدیق کرتے ہو، ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائیں گے نہ اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔

(77) چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے تکبر اور انکار کرتے ہوئے اس اونٹنی کو ذبح کر دیا جسے ایذا دینے سے انھیں روکا گیا تھا اور انھوں نے صالح علیہ السلام کی دھمکی کا مذاق اڑاتے اور عذاب کو بعید سمجھتے ہوئے کہا: اے صالح! اگر تم اللہ کے سچے رسولوں میں سے ہو تو جس دردناک عذاب کی ہمیں دھمکیاں دیتے تھے، وہ لے آؤ۔

(78) پھر وہ عذاب آ گیا جس کی کافروں نے جلدی مچا رکھی تھی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ شدید زلزلے نے انھیں آ پکڑا اور وہ زمین پر اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی تباہی سے نہ بچ سکا۔

(79) صالح علیہ السلام جب قوم کے قبولِ حق سے مایوس ہو گئے تو ان سے منہ موڑ لیا اور کہا: اے میری قوم! میں نے تو یقیناً تمھیں اپنے اللہ کا حکم پہنچا دیا جس کے پہنچانے کا مجھے حکم ملا تھا اور ترغیب و ترہیب (جنت کا شوق دلانے اور جہنم سے ڈرانے) کے ذریعے سے تمھاری پوری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ ہو ہی ایسے کہ جو تمھاری خیر کی طرف راہنمائی کرنے اور تمھیں شر سے دور کرنے کے حریص ہیں، تم ان خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔

(80) اور لوط (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے جب انھوں نے اپنی قوم کو منع کرتے ہوئے کہا: کیا تم ہم جنس پرستی جیسی بری حرکت کرتے ہو؟! اس گھٹیا حرکت کے تم ہی موجد اور بانی ہو۔ تم سے پہلے کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا۔

(81) تم شہوت پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو، حالانکہ اس مقصد کے لیے عورتیں پیدا کی گئی ہیں۔ اپنے اس فعل کے معاملے میں تم عقل، نقل اور فطرت سب کچھ نظر انداز کر دیتے ہو بلکہ تم تو انسانیت کے دائرۂ اعتدال سے نکل کر اور فطرت و عقلمندی سے انحراف کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کر رہے ہو۔

فوائد: ❀ تکبر اکثر و بیشتر مال کی کثرت، شان و شوکت اور مقام و مرتبے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور مال کی قلت اور شان و شوکت کی کمی اکثر و بیشتر ایمان، تصدیق اور فرمانبرداری کا باعث بنتی ہے۔ ❀ اس سے ثابت ہوا کہ بلند و بالا محلات بنانے جائز ہیں کیونکہ نعمت کے اثرات میں عمدہ عمارت بھی ہے جس کے ساتھ انعام کرنے والے کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔
❀ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو عام طور پر کمزور اور غریب لوگوں ہی نے قبول کرنے میں جلدی کی اور ان کی لائی ہوئی حق بات کو سنا۔ جہاں تک سرداروں اور لیڈروں کا تعلق ہے تو ان میں سے اکثریت سرکشی اور تکبر کا شکار رہی ہے۔ ❀ جب معاشرے میں بے حیائی عام ہو جائے اور اس پر کوئی تنقید کرنے والا بھی نہ ہو تو پورا معاشرہ عذابِ الٰہی کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ ۚ وَلَا تَقْعُدُوْا
بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا
بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا
حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

10 ع 12 17

82 بے حیائی کی مرتکب اس قوم سے جب کوئی اور جواب نہ بن پڑا تو حق سے روگردانی کرتے ہوئے انھوں نے بس یہی کہا: لوط اور ان کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ ہمارے اس کام سے دامن بچا کر دور رہتے ہیں، لہٰذا ان کا ہمارے درمیان رہنا ہمارے لیے مناسب نہیں۔

83 ہم نے انھیں اور ان کے ماننے والوں کو سلامت رکھا، اس طرح کہ جس بستی پر جلد عذاب آنے والا تھا، انھیں راتوں رات اس سے نکل جانے کا حکم دیا سوائے ان کی بیوی کے جو کہ اپنی قوم کے ساتھ پیچھے رہنے والوں میں بن گئی اور اسی عذاب کی لپیٹ میں آ گئی جو قوم پر آیا۔

84 اور ہم نے ان پر شدید بارش برسائی، اس طرح کہ ہم نے ان پر مٹی کے پتھر برسائے اور اس بستی کو الٹا دیا اور اس کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں کہ لوط (علیہ السلام) کی مجرم قوم کا انجام کیا ہوا؟ یقیناً تباہی و بربادی اور ہمیشہ کی ذلت ان کا مقدر ٹھہری۔

85 یقیناً ہم نے مدین قبیلے کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا تو انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں جو عبادت کا حق دار ہو۔ میں اپنے رب کی طرف سے جو دین تمھارے پاس لایا ہوں، اس کی صداقت پر دلالت کرنے والے واضح دلائل اور روشن ثبوت اللہ کی طرف سے تمھارے پاس آ گئے ہیں۔ ناپ اور تول پورا پورا کر کے لوگوں کے حقوق ادا کرو اور ان کے سامان میں بلا وجہ عیب نکال کر اور عدم دلچسپی کا اظہار کر کے یا مال والوں کو دھوکا دے کر ان کو کم مال نہ دو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام بھیج کر اس زمین کی اصلاح کی ہے تو کفر اور گناہ کر کے اس میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم ایمان دار ہو تو یہ مذکورہ حکم تمھارے لیے زیادہ بہتر اور نفع بخش ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اس لیے اجتناب ہے کہ اللہ نے ان سے منع کیا ہے اور اس میں اللہ کے حکموں پر عمل پیرا ہو کر اس کے تقرب کا راستہ بھی ہے۔

86 اور تم راستوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اس راہ سے گزرنے والے کا مال چھین لو اور جو ہدایت کی راہ پر چلنا چاہے، اسے روکو، اس طرح کہ اللہ کی راہ میں ٹیڑھ تلاش کرتے رہو تا کہ لوگ اس راستے پر نہ چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو انعام تم پر کیے ہیں، انھیں یاد رکھو تا کہ تم ان پر اس کے شکر گزار بنو۔ دیکھو تمھاری تعداد تھوڑی تھی، پھر اللہ نے تمھیں زیادہ کر دیا اور غور کرو کہ تم سے پہلے زمین میں فساد برپا کرنے والوں کا انجام کیا ہوا، یقیناً ان کا انجام تباہی و بربادی تھا۔

87 اگر ایک گروہ تم میں سے اس تعلیم پر ایمان لے آیا ہے جو میں اپنے رب کی طرف سے لایا ہوں اور دوسرا گروہ اس پر ایمان نہ لایا تو اے جھٹلانے والو! اس فیصلے کا انتظار کرو جو اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان کرے گا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر اور عادلانہ فیصلہ کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ لواطت (ہم جنس پرستی) ایسی بے حیائی ہے جو فطرت کے مسخ ہونے پر دلالت کرتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسی مناسبت سے انھیں سزا دی کہ ان کی بستیوں کو الٹا دیا۔

❀ شعیب علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کی دعوت دو اصولوں پر قائم تھی: (1) اللہ کے حکم کی تعظیم، جس میں اللہ کی توحید کا اقرار اور انبیاء کی تصدیق آتی ہے۔ (2) اللہ کی مخلوق پر شفقت، جس میں ناپ تول میں کمی نہ کرنا، زمین میں فساد نہ پھیلانا اور ہر قسم کی ایذا رسانی سے باز رہنا داخل ہے۔

❀ امن کے بعد زمین میں فساد پھیلانا انسانیت کے خلاف نہایت گھناؤنا جرم ہے کیونکہ عقیدے اور اخلاق کی اصلاح میں سب کا بھلا ہے اور زمین میں فساد پھیلانا لوگوں پر ظلم و زیادتی ہے۔

❀ کبیرہ ترین اور خطرناک گناہوں اور بے شرمی کے کاموں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگوں سے غیر شرعی طریقے سے ناحق مال زبردستی وصول کیا جائے کیونکہ یہ غصب، ظلم، لوگوں کی حق تلفی اور برائی کو رواج دینے، اس پر عمل کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے مترادف ہے۔